كل خلائق من نوری وانا من نور الله (حدیث)

تنبیہ السُّفہاء

فی

ذکرِ میلادِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد نشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۲ کاموں کی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کاموں کی

کل خلائق من نوری وانا من نور اللہ (حدیث)

تنبیہ السفہاء

فی

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

از قلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد نشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۱ کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کاموںکی

ہدیہ:- ۵/- روپے

پیش لفظ

عرصہ دراز سے یہ تمنا تھی۔ کہ حضور نبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کا رسالہ لکھ کر ہدیہ ناظرین کروں۔ تاکہ ہر مسلمان جس کے سینے میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجزن ہو۔ وہ اس کو پڑھ کر سرور حاصل کرے اور دین و دنیا کی تمام نعمتوں سے اپنا دامن بھرے۔ کیونکہ ذکر میلاد خود خالق کائنات اور انبیاء علیہم السلام نے کیا۔ بلکہ تمام جن و انس، چرند و پرند، جمادات و نباتات، فرش و عرش، حور و غلمان نے خوشی کی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر صرف شیطان رویا۔ اور واویلا کیا۔ ابولہب کافر نے بھتیجا جان کر خوشی میں لونڈی آزاد کی۔ تو اس کے عذاب قبر میں تخفیف ہو گئی۔ اگر مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنت اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خوشی منائے۔ تو عنداللہ ماجور ہوگا۔ اللہ تعالےٰ میری اس سعی کو بارگاہ نبوت میں قبول فرما کر ذخیرہ آخرت بنا دے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین

نیاز آگین : سردار محمد

۱۵ ر نومبر ۱۹۸۵ء

معاونین حضرات

ڈاکٹر لیاقت علی کامونکے۔ میاں ظہور احمد کامونکے۔ محمد یوسف انصاری کامونکے

منشی خوشی محمد گوجرانوالہ۔ صوفی غلام حیدر قلعہ دیدار سنگھ۔ محمد منشا چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد

سوال نمبرا ۔ جناب ذکر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جلسہ وجلوس نکالنا کہیں ثابت نہیں ۔

الجواب ۔ ذکر آمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے جلسہ کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے،

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ...

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ ۳/۱۶ آل عمران

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر لائے تشریف تمہارے پاس رسول

اس آیت پاک سے ذکر آمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جلسہ کرنا سنت اللہ ثابت ہوگیا اور جب تمام انبیاء منتشر ہوئے تو شکل جلوس کی بن گئی اور اس عالم روحانی کے جلسے میں حضرات پاک شامل ہوئے

مانع صاحب جھنڈیاں لگانا بھی سنت اللہ ہے ۔ حدیث ملاحظہ ہو ۔

اخرج ابو نعیم عن ابن عباس قالت آمنۃ رایت ثلاثۃ اعلام مضروبات علما فی المشرق وعلما فی المغرب وعلما علی ظھر الکعبۃ ۔ الخصائص الکبریٰ عربی ص۴۸ ج ۱، اردو ص۱۲۳ ج ۱، احسن المواعظ مولوی ابراہیم دہلوی ص۲۲ ، الشمامۃ العنبریہ مصنف صدیق الحسن بھوپالی ص۹ ، مواہب الدنیہ اردو ص۱۴۰ ج ۱ و عربی ص۲۳ حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۲۴

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ۔ کہ فرمایا سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے

دیکھے میں نے تین جھنڈے گڑے ہوئے۔ ایک جھنڈا مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔

مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہوگیا۔ کہ جھنڈے لگانا میلاد کی خوشی میں سنت اللہ ہے

سوال نمبر ۳ - عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں

الجواب - نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے میلاد کی خوشی کرنا صحاح کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ تعالیٰ وسلم عن صوم الاثنین فقال ولدت وفیہ انزل علی ای فاصومہ شکرا لہا مسلم شریف عربی ج ۱ ص ۳۶۸

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ پیر کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں اس دن پیدا کیا گیا ہوں اور مجھ پر قرآن نازل کیا گیا۔ یعنی میں ان دو نعمتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں روزہ رکھ کر۔ کیوں جناب مانع صاحب اب تو مسلم شریف کی حدیث مرفوع سے ثابت ہوگیا کہ نبی پاک علیہ السلام نے اپنے پیدا ہونے کی خوشی میں شکر کرنے کا روزہ رکھا

اذا ثبت العلت ثبت الحکم نبی پاک کا سال میں ۴۸ دفعہ میلاد کی خوشی کرنا ثابت ہوگیا۔ العاقل تکفیہ الاشارہ

سوال نمبر ۴ : صحابہ کرام علیہم الرضوان سے تو ذکر میلاد کرنا ثابت نہیں

الجواب : لیجئے بارگاہ رسالت کے شاعر اور نعت خواں صحابی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ذکر میلاد نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کرنا ہم ثابت

۵

۵

واحسن منک لم تر قط عینی

واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرءًا من کلِّ عیبٍ

کانّک قد خُلِقتَ کما تشاءُ

دیوان حضرت حسّان عربی ص ۱۹ طبع مصر، نفحۃ العرب مصنّف اعزاز علی دیوبندی ص ۱۸۸

اور آپ سے زیادہ خوبصورت میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ اور آپ سے حسین کسی ماں نے بچہ جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گویا آپ ایسے پیدا کئے گئے۔ جیسے کہ آپ کی مرضی تھی

لفظ خلقت سے واضح ہوگیا۔ کہ صحابی رسول علیہ السّلام نے سرکار کے سامنے ذکر میلاد کیا۔ اور سنّت صحابہ رض ثابت ہوا۔

ایک اور حوالہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

تنویر فی مولد البشیر میں ہے۔ کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی ایک دن قوم کے سامنے اپنے گھر میں حضور کے واقعات ولادت بیان فرما رہے تھے۔ اور اظہار مسرّت اور خوشی کرکے اللہ کا شکر بجا لا رہے تھے۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیج رہے تھے۔ ناگاہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم تشریف لے آئے۔ اور آپؐ نے فرمایا تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوگئی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میرا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کی طرف گذر ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ حضرت عامر اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلّی

اللہ علیہ وسلم کے واقعات ولادت سنا رہے تھے۔ اور فرما رہے تھے۔ کہ یہی دن تھا
یہی دن تھا۔ یعنی پیر کا دن جس میں حضورؐ اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے۔ آپ
نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ کہ بیشک اللہ نے تمہارے واسطے دروازے رحمت کے کھول
دیئے اور کل فرشتے تمہارے واسطے بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔ اور جو شخص تم جیسا
کام کرے گا۔ وہ تم سا ہی مرتبہ پائے گا۔ مندرجہ عبارت سے بھی ثابت ہو گیا۔ کہ
گھروں میں محفل میلاد کرنا سنت صحابہ ہے۔ اور موجب بخشش ہے۔ لیجئے دیوبندیوں
کے مسلم بزرگ شاہ ولی اللہ دہلوی کا عقیدہ پڑھیئے اور داد دیجئے۔

اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مبارک میں
ولادت کے روز حاضر تھا۔ اور لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے
اور آپ کے ان معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ جو ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے
اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ
اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے۔ میں نہیں کہتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور
میں نہیں بیان کر سکتا۔ کہ صرف روح کی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا۔ واللہ اعلم!
کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا۔ کہ ان آنکھوں سے دیکھا۔ ان انوار کے متعلق غور بھی کیا
تو معلوم ہوا۔ کہ نور ان فرشتوں کا ہے۔ جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل اور مقرر
ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں (فیوض

الحرمین مع متن عربی ص ۸۱)

محدث علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی مکی علیہ الرحمتہ نے ذکر میلاد خلفاء اربعہ کی سنت
ثابت کیا ہے۔

روایت نمبر۱ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

روایت نمبر۲ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو زندہ کیا۔

روایت نمبر۳ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا۔ گویا وہ غزوہ بدر و حنین میں حاضر ہوا

روایت نمبر۴ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا۔ اور جنّت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا۔

لیجئے صلحاء امّت کا میلاد کے متعلق عقیدہ پڑھیئے مفتی مکّہ ابن حجر یوں رقم طراز ہیں

— حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ کاش میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور علیہ السلام کے میلاد شریف پڑھنے پر خرچ کردوں

— حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جو حضور علیہ السّلام کے میلاد شریف کی محفل میں حاضر ہوا اور اس کی تعظیم وتکریم کی تو وہ ایمان کے کامیاب ہوگا

— حضرت معروف کرخی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس نے حضور علیہ السلام کے کھانے شریف کے کھانے کا اہتمام کیا۔ اعزّہ واحباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے خوشبو سلگائی اور عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور علیہ السّلام کے میلاد شریف کی

تعظیم کے لئے، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاء کے پہلے گروہ کیساتھ اٹھائے گا۔ اور وہ اعلیٰ علیین میں جگہ پائے گا

— وحید العصر فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس شخص نے نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضورؐ کا میلاد شریف پڑھا۔ تو اس میں بھی اور ہر اس شے میں برکت ہو گی۔ جو اس کھانے میں ملا دی جائے اور یہ کھانا اس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کھانے والے کو بخشش نہیں دے گا۔ اور اگر حضور علیہ السلام کا میلاد شریف پانی پر ہی پڑھا جائے۔ تو جو شخص اس پانی کو پئے گا۔ اس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی۔ اور ہزار کینے اور بیماریاں نکل جائیں گی۔ جس دن دل بھی مر جائیں گے۔ اس کا دل نہیں مرے گا اور جس شخص نے حضورؐ کا میلاد شریف سونے اور چاندی کے سکوں پر اور درہم و دینار پر پڑھا اور پھر ان کو دوسرے دیناروں میں ملا دیا۔ تو ان میں بھی برکت ہو جائے گی۔ محفل میلاد منعقد کرنیوالا کبھی محتاج نہیں ہو گا۔ اور حضور کی برکت سے تنگ دست نہیں ہو گا۔

— حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے جمع کیا۔ کھانے کا اہتمام کیا۔ مکان کو خالی کیا اور احسان و اکرام کیا خیرات و عطیات تقسیم کئے میلاد خوانی کرائی۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا۔ اور جنت نعیم میں داخل ہو گا

— حضرت سری سقطی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا۔ جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے۔ تو اس نے گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کی محبت ہی میں اس جگہ کا عزم کیا ہے اور حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے

من احبنی کان معی فی الجنۃ - جس نے مجھ سے محبت کی جنت میں وہ میرے ساتھ ہوگا

— سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الوسائل فی شرح الشمائل میں فرماتے ہیں۔ کوئی گھر مسجد یا محلہ ایسا نہیں جس میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہو۔ مگر یہ کہ فرشتے اس گھر مسجد یا محلہ کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اس اہل خانہ پر نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالے اپنی رحمت و رضوان ان کے شامل حال کر دیتا ہے۔ اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں۔ یعنی جبرائیل میکائیل اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام بھی میلاد شریف کروانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں۔ کہ جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس گھر والوں سے قحط و وبا۔ آتش زنی و غرقابی آفات و بلیات بغض و حسد نگاہ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے۔ اور جب وہ مرجاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر منکر نکیر کے جواب آسان کر دیتا ہے۔ اور قادر مطلق اور مالک حقیقی کے ہاں مقام صدق میں ہوتا ہے

(النعمۃ الکبری عربی صد ۱۳ اردو صفحہ ۲۵)

اس نعمۃ الکبری کا ثبوت الجواہر المنظم عربی صد الصواعق المحرقہ حرف ق فتاوی عبدالحی لکھنوی میں درج ہے۔ (البصائر مصنف حمد اللہ داجوی سہارن پور طبع ۱۳۷ نہ کی)

— حافظ الحدیث جلال الملۃ والدین سیدنا امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کا میلاد پاک کے متعلق فتوٰی

وذکر الشیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ ان عمل المولد استبشارا و سرورا بمولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ای اجتماع المسلمین یوم مولدہ او یوم کان یصلون ویسلمون علیہ وینشدون الاشعار فی مدحہ ویقرؤن القرآن ویجعلون

ثوابہ ھدیۃ لروحہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحضرون الطعام والطیب مما تیسر وحضر مسنون مندوب الیہ من سنن السلف والخلف رضی اللہ عنہم قال غفر اللہ تعالیٰ لہ وعلیہ عمل اہل الحرمین الشریفین وسائر دیار العرب والعجم واہل الجزرات (منقول از سنن الہدیٰ عربی ص ۳۷)

اور شیخ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا تحقیق میلاد شریف کا عمل خوشی حاصل کرنا اور خوش ہونا ساتھ حضور علیہ السلام کے میلاد کے ہے۔ جمع ہونا مسلمانوں کا ولادت کے دن وہ اُس دن صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ اور خوش الحان آواز سے اشعار حضور علیہ السلام کی مدح میں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ اس کا ثواب تحفۃً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجتے ہیں۔ کھانے وغیرہ اور خوشبو جو کچھ میسّر ہو بھیجنا مسنون اور مندوب ہے اور یہ سلف وخلف کی سُنّت ہے۔ رضی اللہ عنہم کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے اور اس پر اہل حرمین اور تمام عرب اور اہل جزرات کا عمل ہے۔ تھوڑا سا آگے چل کر ایک ایمان افروز روایت نقل کرتے ہیں

شیخ عبدالواحد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ مصر شہر میں ایک مسلمان حضور علیہ السلام کا میلاد مناتا تھا۔ اس کے پڑوس میں یہودی رہتے تھے۔ ولادت کے دن مسلمان نے مال کثیر خرچ کیا تو یہودی میاں بیوی آپس میں کہنے لگے۔ کہ اس مسلمان کو کیا ہو گیا۔ یہ سارا سال مال جمع کرتا ہے۔ اور ایک دن میں خرچ کر دیتا ہے جب رات ہوئی تو اس یہودی اور اس کی بیوی نے مسلمان کے گھر نبی پاکؐ اور مع صحابہ رضؓ کے خواب میں دیکھا۔ تو دونوں میاں بیوی مسلمان ہو گئے۔ یہ ہے میلاد شریف کی برکات!

(سنن الہدیٰ ص ۳۷، المیلاد النبوی ص ۵۹)

نقل کردہ عبارت سے ثابت ہو گیا۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف متقدمین مسلمان مناتے تھے اور کھانے وغیرہ پکا کر غرباء میں تقسیم بھی کرتے تھے محفل میلاد تبرکات تقسیم کرنا اور صلوٰۃ وسلام پڑھنا عند المسلمین مستحب ہے۔ ہم محفل میلاد میں حضور علیہ السلام کا تشریف لانا بھی اور قرآن خوانی سُننا ثابت کرتے ہیں۔

رہا یہ عقیدہ کہ مجالس مولود میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوتے ہیں۔ تو اس عقیدہ کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا یہ بات عقلاً و نقلاً ممکن ہے بلکہ بعض مقامات پر بھی واقع ہو جاتی ہے۔ (مسئلہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مصنف حاجی امداد اللہ ص)

اب غیر مقلد وہابیوں کے مُسلّم بزرگ کا فتویٰ پڑھیئے

اور عبارت سابقہ سے اظہار فرح میلاد نبوئی پر پایا جاتا ہے۔ سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ مسلمان نہیں۔ (الشمامۃ العنبریہ ص۱۲) مذکورہ عبارت سے غیر مقلد وہابی عبرت پکڑیں۔ کہ صدیق الحسن بھوپالی وہابی کا فتویٰ ہے۔ کہ جو میلاد شریف کا حال سُن کر خوش نہ ہو وہ مسلمان نہیں۔

لیجئے اور حوالہ پڑھیئے (عنوان حقیقی خراج عقیدت)

۱۲ ربیع الاوّل (۵ ستمبر کو یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پوری دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس دن شہر کے تمام اہم مقامات پر دروازے نصب کئے گئے۔ بازاروں اور راستوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا۔ بڑے بڑے جلوس نکالے گئے۔ نعت خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت و توصیف بیں

جلسے منعقد کئے گئے۔ اور جگہ جگہ بجلی کے قمقموں کو دیکھ کر یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہر گلی اور کوچہ میں روشنی کا ایک سیلاب جو اُمنڈ آیا ہے۔ ان چیزوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور آپ کے وجود اطہر سے دلی محبت قلبی عقیدت اور گہری وابستگی ہے۔ وہ آنحضرتؐ کا جتنا احترام کر سکتے ہیں۔ اور آپ کی تعریف و توصیف میں جتنے قدم بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ اٹھاتے چلے جاتے ہیں اور یہی سچے مسلمان کی پہچان ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی محبت و عقیدت عشق و فریفتگی کی منزل میں داخل ہو چکی ہو اور دنیا کی عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری شے کے مقابلہ میں بھی حضورؐ فداہ ابی و امی کو ترجیح دیتے ہوں۔

(رسالہ الاعتصام ص ۹ ۱۶ ربیع الاول ۹ ستمبر ۱۹۶۰ ہفت روزہ)

جماعت اسلامی جو کہ اپنے آپ کو اسلام کے بڑے دعویدار کہتے ہیں۔ ان کا جلسہ کرنا عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں فقیر نقل کرتا ہے۔ اشتہار میرے پاس موجود ہے مقررین حضرات یہ ہیں۔ مولوی فتح محمد امیر تحریک اسلامی صوبہ پنجاب، چوہدری محمود احمد قیم جناب چوہدری محمد اسلم سلیمی صاحب نائب قیم تحریک اسلامی۔ جناب چوہدری محمد احمد عرف مودودی ملنگ صدر استقبالیہ منصورہ۔ جناب حکیم عبدالرحمٰن صاحب امیر تحریک اسلامی ضلع قصور (صدارت)، چوہدری کمال الدین سالار پوری رکن مجلس شوریٰ چیئرمین عشر و زکوٰۃ ضلع قصور بمقام مسجد دارالامان پرانا کالج لاہور۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ ۶ جنوری بروز جمعرات ۱۹۸۳ء ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مولوی عبدالستار وہابی کے چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں

شکم مائی دے اندر آیا جس دم سرور عالی — بند کرو دروازے دوزخ امر کیتا رب والی
کھول دیو دروازے جنت خالق حکم سنایا — زینت کرے زیادہ اوہنوں گھر والا گھر آیا
ہر جنت وچ خوشی مبارک چانن نور سوایا — محل مکاناں باغ درختاں کلمہ بول سنایا
قحط زمانہ خلقت کارن تنگی حال ویرانہ — اوسے رات کرم دی بارش کھولے فضل خزانہ
خشک درختاں میوے لگے پھر حیاتی ہوئی — رحمت نویں بہار لیاندی محمد کہے سب کوئی
ساری عمر اولاداں کارن آہی طلب جنہاں نوں — بخشے رب طفیل نبی دی وچ زمین انہاں نوں
کرن درخت حیوان تمامی باتاں وانگ انساناں — خبر گئی نبی سردار نبی دی وچہ زمین آسماناں
تختاں اتوں الٹے ہو کر جھڑ پئے بت تمامی — حضرت جبرائیل وحی نوں آیا حکم گرامی
بیت اللہ پر آکر اس نے نور نشان لگایا — جلوہ مشرق مغرب تائیں چانن نور دلایا
آپ جھکے سردار صاحب تخت اور تاج کے — کفر پہ حیرت پڑی ابلیس کو رونا پڑا

(اکرام محمدی ص ۲۵۹)

مقلدو وہابیوں کے مسلّم بزرگوں کا عقیدہ

ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے (عقائد علمائے دیوبند اور حسام الحرمین ص ۲۴۶)

سوال۔ جناب صوفی صاحب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۸ ربیع الاول کو ہے لیکن کیا ۹ آپ بارہ مناتے ہیں ؟

الجواب۔ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت با سعادت ۱۲ ربیع الاول

شریف کو بحوالہ المحدثین صحیح قول یہی ہے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ قال ابن اسحاق
ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ
خلت من شہر ربیع الاوّل عام الفیل (سیرۃ ابن ہشام عربی ج۱ ص۱۶۷)

عاشق رسول علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

الجمہور علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع
اوّل وھو قول ابن اسحاق (حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۳۱) جمہور اسی پر ہیں۔ کہ
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پیر کے دن ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی
اور وہ قول ابن اسحاق کا ہے (الحافظ ابی عبداللہ الحاکم النیشاپوری کا فیصلہ دیکھیے
محمد بن اسحاق نے کہا۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پیر کے دن ۱۲ ربیع الاوّل
کو ہوئی۔ (المستدرک علی الصحیحین ص۶۰۳ جلد دوم طبع بیروت)

علامہ حسن مومن شبلنجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

ولد صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عند طلوع الفجر یوم الاثنین لا
ثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شہر ربیع الاوّل عام الفیل
(نور الابصار عربی ص۱۳ برحاشیہ اسعاف الراغبین ص۹)
اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں طلوع فجر کے وقت ۱۲ ربیع الاوّل کو پیر کے
دن پیدا ہوئے۔ جو عام الفیل تھا

مولانا معین الدین کاشفی الہروی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مشہور آں است کہ در ماہ ربیع الاوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در وجود

آمد و بیشتر بر آنند کہ روز دوازدہم ماہ مذکور بود جمہور محدثان و ارباب سیر و تواریخ دوشنبہ تعین نمودہ اند (معارج النبوۃ فارسی باب سوم رکن دوم ص ۲۷)

مشہور یہ ہے۔ کہ ربیع الاوّل کے مہینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اکثر کہتے ہیں۔ کہ ۱۲ ربیع الاوّل کا مہینہ تھا۔ جمہور محدثین اور ارباب سیر و تواریخ نے پیر کا کہا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمتہ کا عقیدہ

والاکثرون انہ ولد عام الفیل وانہ بعد الفیل بخمسین یوماً وانہ فی شہر ربیع الاوّل یوم الاثنین ثنتی عشرۃ خلت منہ عند طلوع الفجر (مختصر مواہب لدنیہ عربی ص ۲۷)

اور جمہور کا عقیدہ ہے۔ کہ بے شک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے اور بے شک آپ عام الفیل کے پچاس دن بعد پیدا ہوئے۔ اور تحقیق آپ ۱۲ ربیع الاوّل پیر کے دن طلوع فجر کے وقت دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ چند صفحات آگے چل کر ابن حجر علیہ الرحمتہ کا فتویٰ درج ہے۔

ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمتہ کا فتویٰ

اور مشہور قول یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن بارھویں ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہے۔ اور صحیح قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاوّل میں پیدا ہوئے آپ کی ولادت نہ محرم میں ہوئی اور نہ رجب میں اور نہ رمضان المبارک اور نہ غیر رمضان المبارک (سیرۃ محمدیہ ترجمہ مواہب لدنیہ ص ۱۵۳ ج ۱)

محدث سہیلی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

محمد بن اسحاق مطلبی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن ۱۲ ربیع الاوّل عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ (سیرۃ ابن ہشام برحاشیہ الروض الانف ج۱ ص۱۰۷ مطبع پاکستان)

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

بارہویں تاریخ ہے۔ اور یہی قول مشہور ہے۔ اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے کہ اسی تاریخ وہ حضور علیہ السلام کی جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔ طیبی نے فرمایا۔ کہ سب کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن پیدا ہوئے

(ماثبت من السنتہ ص ۱۴۷)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ کہ آپ بارہ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے

یہی قول زیادہ صحیح ہے المیلاد النبی ص ۵

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

حضور علیہ السلام ۱۲ ربیع الاوّل پیر کے دن دنیا میں تشریف لائے (سیرت الرسول ص۱)

محمد بن الحسن الدیار البکری علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

والمشہور انہ ولد فی شہر ربیع الاول وھو قول جمہور العلماء و نقل ابن الجوزی الاتفاق علیہ کما مر وفیہ نظر فقد قیل ولد یوم عاشوراء و قیل فی صفر وقیل فی ربیع الآخر وقیل فی رجب وقیل فی رمضان چند سطور آگے آپ نے فیصلہ لکھا ہے والمشہور انہ ولد فی ثانی عشر ربیع الاوّل و ھو قول ابن اسحاق وغیرہ وانما کان فی شہر ربیع الاول علی الصحیح

(تاریخ الخمیس عربی ص ۱۹۶ طبع بیروت)

مشہور یہی ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ربیع الاوّل میں پیدا ہوئے اور جمہور علماء کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور ابن الجوزی علیہ الرحمتہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ کہا گیا۔ آپ پیدا ہوئے یوم عاشورہ اور کہا گیا صفر میں اور کہا گیا آخر ربیع الاوّل کے اور کہا گیا رجب میں اور کہا گیا رمضان المبارک میں اور مشہور زیادہ یہی ہے۔ کہ آپ ۱۲ ربیع الاوّل کو پیدا ہوئے۔ اور یہ قول ابن اسحاق اور دوسروں کا ہے۔ اور تحقیق ربیع الاوّل کا مہینہ زیادہ صحیح ہے

علّامہ ابن حجر ہیتمی شافعی مکّی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

وکان مولدہ لیلتہ الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من شہر ربیع الاوّل (النعمتہ الکبریٰ عربی صفحہ ۲)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک بارہ ربیع الاوّل کے مہینے میں ہوئی۔

غیر مقلّد وہابیوں کا عقیدہ پڑھیئے

صدیق الحسن بھوپالی وہابی کا عقیدہ ۔ ولادت شریف مکّہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاوّل عام فیل کو ہوئی۔ جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن الجوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ (الشمامۃ العنبریہ صفحہ ۷)

صادق سیالکوٹی وہابی کا عقیدہ پڑھیئے

بہار کے موسم ۱۲ ربیع الاوّل ۲۲ اپریل ۵۷۱ء سوموار کے روز نور کے تڑکے حافظ ناموس آدم مشہور روایت حضور علیہ السلام کی پیدائش کی تو ۱۲ ربیع الاوّل ہے (سید الکونین صفحہ ۶۰ طبع سیالکوٹ)

مولوی عبدالستار وہابی کا عقیدہ

بارھویں ماہ ربیع الاول رات سوار نورانی ۔ فضل کنوں تشریف لیا یا پاک حبیب حقانی (اکرم محمدی صفحہ ۲۰)

احمد علی لاہوری وہابی کا عقیدہ

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل ۲۰ اپریل ۵۷۱ء پیر کے دن عرب دیس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے ہفت روزہ خدام الدین ص ۸ ۱۸ مارچ ۱۹۷۷

اُستاذ الوہابیہ اعزاز علی دیوبندی کا عقیدہ (عنوان ولادت صلی اللہ علیہ وسلم)

ولد صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ خلت من ربیع الاوّل علی الاصح من الاقوال (نفحۃ العرب ص ۱۴۱، سیرت الانبیاء ص ۴۹، مؤلف ابن خلدون، تواریخ حبیب اللہ ص ۱۳) حضور علیہ السلام مکۃ المکرمہ میں پیر کے دن بارہ ۱۲ ربیع الاوّل کو دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ تمام اقوال میں سے یہی قول زیادہ صحیح ہے نقل کردہ حوالہ جات سے واضح ہو گیا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت بروز پیر بارہ ربیع الاوّل ہی صحیح ہے۔ اور اس پر جمہور کا اتفاق ہے۔ اور معمول بہ بھی یہی ہے (الحکم للاکثر)

سوال ۔ نور من نور اللہ واوّل ما خلق اللہ نوری ۔ یہ دونوں احادیث وضعی ہیں ان کا کتب صحاح میں وجود ہی نہیں۔

الجواب ۔ یہ دونوں احادیث عند المحدثین صحیح ہیں۔ اگر کسی کور اجہل کو کتب احادیث میں نظر نہ آئیں تو ہمارا قصور نہیں۔ عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا یہ منافقین کا قدیم سے دستور چلا آتا ہے۔ آج کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ منافقین کے اندر یہ عادت موجود ہے۔ وقت کی طوالت کے پیش نظر ہم اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں معترض کی دونوں عبارتوں کا مدلول ومفہوم ایک ہی ہے پہلے ہم کتب احادیث سے اُن کو صحیح ثابت کرتے ہیں۔

حضرت ابن حجر قسطلانی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

وروی عبد الرزاق بسندہ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیئ خلقہ اللہ تعالی قبل الاشیاء قال یاجابر ان اللہ تعالی خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی فلما اراد اللہ تعالی ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من جزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش (مختصر مواہب اللدنیہ عربی ص ۱۳ مترجم ص ۲۸۴، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲۸، نشر الطیب ص ۶ باب نور محمدی، ابریز ترجمہ خزینہ معارف ص ۲۶۷، مکتوبات مجدد جز نہم ص ۱۲۲، ۱۵۳، المیلاد النبوی ص ۱۲۴، النعمۃ الکبری ص ۳

ترجمہ:۔ اور عبد الرزاق نے اپنی سند کیساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ تمام اشیا، سے پہلے اللہ تعالی نے جو شئے پیدا کی ہے۔ مجھ کو اس سے خبر دیجیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے جابر تحقیق اللہ تعالے نے تمام اشیاً سے پہلے اپنے نور سے تمہارے نبی کا نور پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالی نے جس جگہ چاہا۔ اس کی قدرت سے وہ نور اس سے دورہ کرنے لگا۔ اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم اور نہ جنت تھی۔ اور دوزخ اور نہ کوئی فرشتہ تھا اور نہ کوئی آسمان اور نہ زمین تھی اور نہ سورج اور نہ چاند

نہ جن تھا۔ اور نہ انسان۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا۔ کہ مخلوق کو پیدا کرے۔ تو اس نور کے چار حصے کئے اوّل جز سے اس نور کے قلم پیدا کیا۔ اور دوسرے جز سے لوح پیدا کی اور تیسرے جز سے عرش پیدا کیا۔ مندرجہ بالا احادیث سے اظہر من الشمس کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ نبی علیہ السلام اوّل نور ہیں۔ اور تمام مخلوق آپ کے نور سے پیدا کی گئی اور آپ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہیں۔ معترض کا اعتراض ہباءً منثورا ہو گیا۔

سوال ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے نور سے نور ماننا صریح کفر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ لم یلد ولم یولد ہے۔

الجواب ۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے نور ماننا تمام اہل سنت سلف صالحین کا عقیدہ ہے کفر نہیں۔ ہم سب سے پہلے جناب کے مسلم بزرگ حکیم الامت کا عقیدہ نقل کرتے ہیں تاکہ اوّل آں کی گنجائش باقی نہ رہے۔ عبارت پڑھیئے۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنیٰ کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا) نقل کردہ ترجمہ سے اشرف علی تھانوی کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جو ہمارا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اہل سنت کے علماء نے نور الٰہی کا مادہ ماننے کی تردید کی ہے جو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نور الٰہی کا مادہ یعنی جز مانے وہ کافر ہے۔ حوالہ پیش خدمت کیا جاتا ہے۔

بعض عوام میگویند کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم از نور خدا تعالیٰ جدا شدہ است باں یقین کافر گردد (شرح قصیدہ امالی ص ۵) بعض لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے نور سے جدا ہوا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے مذکورہ عبارت سے ثابت ہو گیا۔ کہ نور نبی کو نور خدا کا جز ماننا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے

نور کے فیض سے ماننا عین اسلام ہے۔ یہی عقیدہ اُمتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی عقیدہ کو نورٌ من نور اللہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی عقیدے میں حکیم الامت اشرف علی تھانوی بھی شامل ہے۔ اب حدیث اوّل ما خلق اللہ نوری کے صحیح ہونے کے دلائل ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

محمد محدّث ابن حجر قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

مظہر شان قدم مصدر سر وجود عدم تجلی کشائے اوّل ما خلق اللہ نوری

(مترجم مواہب الدنیہ صہ ۴۸)

شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

اوّل ما خلق اللہ نوری در حدیث صحیح وارد شدہ (مدارج النبوۃ فارسی ج۲ صہ ۲)

اوّل ما خلق اللہ نوری صحیح ہے

علاّمہ یوسف نبہانی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ

علی بن حسین اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نور تھا سیدنا آدم علیہ السّلام کے پیدا ہونے سے پہلے چودہ ہزار سال

(حجتہ اللہ علی العالمین صہ ۲۱۶ طبع پاکستان)

مُفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

حدیث میں وارد ہے اول ما خلق اللہ نوری۔ یعنی سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے میرے نور کو پیدا کیا۔ (تواریخ حبیب الٰہ صہ ۹)

محدّث ابن جوزی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

قد سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اوّل ما خلق اللہ فی الکون فقال اوّل

ما خلق اللہ نوری ومن نوری خلق جمیع الکائنات (المیلاد النبوی ص۲۴) تحقیق نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا۔ کہ عالم وجود میں سب سے پہلے کون سا وجود پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا اللہ نے سب سے پہلے میرے نورؐ کو پیدا کیا اور میرے نورؐ سے ساری کائنات کو پیدا کیا۔

حضور مجددؒ پاک احمد سرہندی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اوّل ما خلق اللہ نوری (مکتوب حصہ نہم دفتر سوم ص۱۲، ۱۵۳)

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

واشرقت الارض بنورہٖ (اور تمام زمین آپ کے نورؐ سے منوّر کی گئی) (فتوح الغیب کرر ص۴)

علامہ شاہ حسن گل قادری علیہ الرحمتہ کا عقیدہ

اوّل ما خلق اللہ نوری (تذکرہ غوثیہ ص۴)

دیوبندی وہابیوں کے مسلّمہ بزرگ شاہ ولی اللہ دہلوی کا عقیدہ

یعنی سب سے پہلے حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے نورؐ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پیدا کیا اسی نورؐ سے سارے عالم کو ترتیب دیا (دلائل الخیرات ص۲۷، حاشیہ نمبر۲)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ۔ آپ افتتاح والے ہیں کہ آپ کے نور سے خلق کا افتتاح ہوا (نشر الطیب ص۲۱۶)

وحید الزمان غیر مقلد وہابی کا عقیدہ۔ بدء اللہ سبحانہٗ بالنور المحمدی ثم الماء ثم خلق العرش علی الماء ثم خلق الریح ثم خلق النون والقلم واللوح ثم خلق العقل فالنور المحمدی مادۃ اولیت لخلق السموات والارض وما فیہما (ہدیۃ المہدی ص۵۶ جلد ۱) اللہ تعالےٰ نے ابتدائے خلق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ پھر پانی کو پیدا کیا پھر

عرش کو پیدا کیا۔ پھر ہوا پیدا کی پھر نون اور قلم اور لوح کو پیدا کیا۔ پھر عقل کو پیدا کیا۔ تحقیق نور محمدی اول مادہ ہے۔ واسطے پیدا کرنے زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے۔

شبلی نعمانی وہابی کا عقیدہ۔ سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا کیا پھر لوح و قلم عرش کرسی آسمان و زمین ارواح و ملائکہ سب چیزیں اسی نور سے پیدا ہوئیں۔ اس کے متعلق اوّل ما خلق اللہ نوری، یعنی سب سے پہلے خدا نے میرا نور پیدا کیا۔ (سیرۃ النبی حصہ ۵ ص ۲۲۰)

عبداللہ دیوبندی بھکروی کا عقیدہ۔ لولاک لما خلقت الافلاک، اوّل ما خلق اللہ نوری صحیح ہیں (بارگاہ رسالت و بزرگان دیوبند ص ۳۵، الشہاب الثاقب ص ۴۷

عبیداللہ سندھی وہابی کا عقیدہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپ کی سب سے پہلے پیدا ہوئی۔ (تحفۃ الہند ص ۲۶)

رشید احمد گنگوہی وہابی کا عقیدہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھے اپنے نور سے پیدا کیا اور مومنوں کو میرے نور سے

(امداد السلوک ص ۱۵۷ طبع شاہ کوٹ پاکستان)

مولوی عبدالستار وہابی کا عقیدہ (قصص المحسنین ص ۱۴۰)

سب توں اوّل نور محمد لشکتوں باہر آیا — کہ کرسی عرش گیا چمکارا رحمت عالم سایا

شاہ رفیع الدین دہلوی وہابی کا عقیدہ۔ گفتہ اوّل ما خلق اللہ نوری

(دمغ الباطل فارسی ص ۲۳۹)

شاہ ولی اللہ دہلوی کا عقیدہ۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت اول مخلوقات اور اعظم میں سے ہے۔ جیسا کہ قوم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس

فرمان کے متعلق بیان کیا ہے۔ اوّل ما خلق اللہ نوری۔ سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا کیا (فیوض الحرمین صفحہ ۲۹۶) (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ فارسی صفحہ ۹۲) خط کشیدہ الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس حدیث پر اجماع اُمت ہے۔ کہ یہ صحیح ہے

سوال ۔ ذکر میلاد جو منکرات شرعیہ سے مبّرا ہو وہ ہمارے نزدیک بھی مستحب ہے

جواب ۔ جناب منکرات شرعیہ سے تو ہم بھی اجتناب کرتے ہیں۔ لیکن بارہ ربیع الاوّل شریف کے دن کھانا پکا کر غربا و فقراء میں تقسیم کرنا یا چراغاں کرنا نعت خوانی کرنا معجزات سید الوریٰ بیان کرنا صلوٰۃ و سلام پڑھنا یہ سب امور عند الشرع و عند المسلمین ما رأہ المسلمون حسن کے تحت جائز ہیں۔ ان تمام دینیہ کا مقتضی عند اللہ ماجور ہوگا۔ لیجئے! میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روز تبرکات کا تقسیم کرنا ملاحظہ ہو۔

بائیسویں[22] حدیث ۔ میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی۔ فرمایا! کہ میں میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا۔ میلاد پاک کی خوشی میں ایک سال میں اتنا تنگدست تھا۔ کہ میرے پاس کچھ نہ تھا۔ مگر چنے بھنے ہوئے۔ وہی میں نے لوگوں کو تقسیم کئے۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بہت شاد و بشاش ہیں۔ (درثمین عربی مع اردو صفحہ ۴ مولف شاہ ولی اللہ دہلوی)

نقل کردہ عبارت سے واضح ہو گیا۔ کہ دیوبندیوں کے بڑے بزرگ شاہ ولی اللہ کے باپ شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمتہ ہر سال میلاد پاک کی خوشی کرتے۔ اور کھانا پکوا کر لوگوں میں تقسیم کرتے تھے کیا اُن کو یوم وصال یاد نہیں تھا۔ اس دن وصال بھی ہوا ہے۔ غم بھی کر سکتے تھے۔ عقل ہوتی تو دیوبندی نہ بنتے۔

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ۔ عید میلاد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم منانا پیش خدمت ہے۔ سال میں دو مجلسیں فقیر کے مکان پر منعقد ہوا کرتی ہیں مجلس ذکر میلاد شریف اور مجلس شہادت حسینؓ اور یہ مجلس بروز عاشورہ یا اس سے ایک دو دن قبل ہوتی ہے۔ چار پانچ سو آدمی بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں۔ اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد جب فقیر آتا ہے۔ تو لوگ بیٹھتے ہیں۔ اور فضائل حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ جو حدیث شریف میں وارد ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ اور جو کچھ احادیث میں ان بزرگوں کی شہادت کا ذکر ہے۔ اور روایات صحیحہ میں جو کچھ تفصیل بعض حالات کی ہے۔ اور ان حضرات کے قاتلوں کی بدعنوانی کا بیان ہے۔ وہ ذکر کیا جاتا ہے۔ چند سطور آگے لکھتے ہیں۔ کہ پھر ختم قرآن مجید کیا جاتا ہے۔ اور پانچ آیت پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود رہتی ہے۔ اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے۔ فتاوی عزیزی ص ۱۷۷

خط کشیدہ عبارت سے اظہر من الشمس ظاہر ہو گیا۔ کہ مجلس میلاد کے لئے اجتماع سلف صالحین کا طریقہ ہے۔ اور میلاد شریف کے دن شرینی پر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا بھی جائز ہے

حاجی امداد اللہ صاحب کا فتویٰ پڑھیئے۔ اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ ذریعہ نجات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں۔ اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں خط کشیدہ عبارت حاجی صاحب کی پڑھنے سے پتہ چل جائے گا۔ کہ مجلس میلاد ذریعہ نجات ہے۔

عاشق رسول علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمتہ کا عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرے جو عید میلاد کے دن خوشی کرتے ہیں۔ اور صدقہ خیرات کرتے ہیں۔ اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور قرآن پڑھتے ہیں۔ (انوار محمدیہ ص ۲۹ عربی)

محدث ابن الجوزی علیہ الرحمتہ کا فتویٰ۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب

بیں کلام کو بہت کچھ طول دیا گیا ہے۔ اور یہ عملِ حسن ہمیشہ حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر یمن و شام تمام بلادِ عرب اور مشرق و مغرب ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی خوشیاں مناتے غسل کرتے، عمدہ عمدہ لباس پہنتے، زیب و زینت اور آراستگی کرتے عطر و گلاب چھڑکتے، سرمہ لگاتے اور ان دنوں خوب خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جو کچھ میسر ہوتا ہے۔ نقد و جنس وغیرہ میں سے خوب دل کھولکر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک و اہتمام کرتے ہیں۔ محفل میلاد مبارک کے مجربات میں سے تجربہ شدہ یہ بات ہے۔ کہ جس سال یہ محفلِ پاک منعقد کی جاتی ہے۔ اس سال میں خوب خیر و برکت سلامتی و عافیت، کشادگی، رزق، مال و دولت اولاد اور پوتوں نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے۔ اور آبادی شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی محفلِ میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔ (المیلاد النبوی عربی مع اردو ص ۵۸)

شب ولادت کی فضیلت۔ عند المحدثین شب ولادت لیلۃ القدر سے افضل ہے (مواہب اللدنیہ ص ۲۶)

شب ولادت خانہ کعبے کا تین دن رات خوشی میں وجد کرنا ثابت ہے۔ ولیلۃ ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم تزلزلت الکعبۃ ولم تسکن ثلاثۃ ایام ولیالیھن (سیرۃ حلبیہ ص ۱۱۶ ج ۱، الخصائص الکبریٰ عربی ص ۴۷ ج ۱، اردو ص ۱۲۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی ہر خاص و عام نے کی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے خوشی کا اہتمام کیا۔ جو کہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہے۔ عبارت یوں ہے۔ ابو نعیم نے

عمرو بن قتیبہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سُنا ہے اور وہ
علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت آمنہ کے یہاں ولادت کا وقت قریب ہوا تو اللہ تعالے
نے حکم دیا۔ آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو۔ اور فرشتوں کو حاضر ہونے
کا حکم دیا۔ فرشتے باہم مژدے سُناتے اترے اور دنیا کے پہاڑوں کا ارتفاع بڑھ
گیا۔ سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانی تیز ہو گئی۔ شیطان ملعون کو ستّر طوقوں
میں جکڑ کر بحر عمیق میں الٹا کر کے ڈال دیا گیا۔ اور اس کی ذرّیات و نیز سرکش جنوں
کو پابہ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا۔ آفتاب عالمتاب کو نورِ عظیم کا لباس پہنایا گیا۔ اور ستّر
ہزار حوریں خلاء میں اس کے پر استادہ کی گئیں۔ جو کہ ولادت رسولؐ کا انتظار کر رہی
تھیں اور اس سال سارے جہان کی عورتوں کے لئے بحرمت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالے نے حکم دیا۔ کہ اولاد نرینہ سے حاملہ ہوں۔ اور کوئی درخت ایسا نہ تھا
جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا۔ اور دُور دراز علاقوں اور راہوں
میں عافیت تھی اور امن۔ جب حضورؐ کی ولادت ہوئی۔ تو سعادت کی بارشیں ہونے
لگیں۔ ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں۔ اور سارا جہان نزہت و نور سے معمور
ہو گیا۔ ملائکہ آپس میں مبارکاں دینے لگے۔ اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد
کا قائم کیا گیا۔ اور ولادت سعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا۔ آسمانوں میں
ستون مشہور معروف ہیں۔ اور معراج کے سفرِ آسمانی میں رسول علیہ السلام نے انہیں دیکھا
اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کئے گئے اور جس رات میں سیّد الانبیاء
کی ولادت ہوئی۔ اللہ تعالے نے حوضِ کوثر کے کناروں پر مشک اذخر سے معطر ستّر ہزار
درخت اُگائے۔ اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہل جنت کے بنایا۔ اس روز تمام آسمان

الله تعالےٰ سے سلامتی کی دعا مانگتے تھے۔ اور تمام بت اوندھے گر پڑے۔ لیکن لات و عزیٰ کا یہ حال تھا۔ کہ وہ دونوں اپنے اپنے مقامات سے بحکم رب اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے قریش کا بھلا ہو۔ ان کے یہاں امین آگئے ان میں صدیق تشریف لے آئے اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔ خانہ کعبہ کا یہ حال تھا۔ کہ بہت دنوں تک لوگوں نے اس سے یہ آواز سُنی۔ اب اللہ تعالےٰ میرے نور کو لوٹا دے گا۔ اور لوگ میری زیارت کو آئینگے (الخصائص الکبریٰ عربی ص۴۷ ج۱ اُردو ص۱۲۲ ج۱)

ولادت باسعادت کی شب آسمان کے ستارے سیّدہ آمنہ کے گھر کے قریب آ گئے۔ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا۔ دریائے ساوی خشک ہوگیا۔ حوریں برکت حاصل کرنے کے لئے آئیں (المیلاد النبوی ص۴۲)

ظہور ولادت کی چند احادیث ہدیہ ناظرین کرتا ہوں جس سے حضور علیہ السلام کا نور ثابت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۔ عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں اس رات میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں گھر میں ہر طرف روشنی اور نور پاتی اور محسوس کرتی جیسے کہ ستارے قریب تر ہو رہے ہیں۔ حتیّٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ کیا یہ میرے اُوپر گر پڑیں گے۔ پھر جب سیّدہ آمنہ رضی اللہ عنہانے وضع حمل کیا۔ تو ایک نور نکلا جس سے ہر چیز روشن ہوگئی۔ یہاں تک کہ نور کے سوا کچھ نہ دیکھتی

حدیث نمبر ۲۔ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ نے ولادت حضورؐ کے وقت ایسے نور کو میں نے دیکھا جس سے اُن پر شام کے محلات روشن

ہو گئے۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ میں اس خواب کی تعبیر ہوں۔ جسے میری ماں نے زمانہ حمل میں دیکھا تو یہ خواب زمانہ حمل میں واقع ہوا۔ لیکن شب ولادت میں حضرت آمنہ نے جو شام کے محلات دیکھے۔ وہ بحالت بیداری عینی مشاہدہ تھا۔

حدیث نمبر ۳ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت آمنہ نے فرمایا۔ جب میں حاملہ ہوئی۔ تو میں نے وضع حمل تک کسی قسم کی گرانی اور تکلیف محسوس نہ کی۔ پھر جب حضور علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ تو ساتھ ہی ایک روشنی اور نور پھیل گیا۔ جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہو گئی۔ پھر حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین پر ٹیک لگائی۔ اس کے بعد مٹھی میں مٹی کو لے کر سر مبارک آسمان کی جانب اُٹھایا

حدیث نمبر ۴ ۔ اسحاق بن عبداللہ نے بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ فرماتی تھیں۔ کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت میرے بطن سے نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ اور حضور پاک و صاف پیدا ہوئے یعنی آپ کے ساتھ کوئی آلودگی نہ تھی۔ اور جب آپ کو زمین پر رکھا تو آپ اپنے دست مبارک کے سہارے بیٹھ گئے

حدیث نمبر ۵ ۔ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔ کہ رسول علیہ السلام کی علامات حمل میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات قریش کا ہر پرورده جانور گویا ہوا اور مشرق کے چرند و پرند، مغرب کے جانوروں کے مژدہ اور مبارک کی لے کر گئے۔ یہی عمل آبی جانوروں کا تھا۔ ہر ماہ کے اختتام پر زمین و آسمان میں منادی

ہوئی کہ نبی آخر کی ولادت قریب آگئی ہے۔ وہ زمین پر امن و بہار کی کیلئے ضمانت بن کر تشریف لانے والے ہیں (الخصائص الکبریٰ اردو ص ۱۲۲-۱۲۳ جلد اول)

حدیث نمبر ۶ ۔ ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جایا کرتا تھا۔ مگر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو تین آسمانوں سے روک دیا گیا۔ پھر وہ چار آسمانوں سے روک دیا گیا۔ اور شب ولادت کسریٰ محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور آتش کدہ ایران بجھ گیا۔ جس کی آتش ہزار سال سے زائد روشن تھی (الخصائص الکبریٰ ص ۱۳۱ ج ا مترجم)

حدیث نمبر ۷ ۔ ابن عساکر نے عروہ سے روایت کی کہ ایک جماعت قریش جن ورقہ بن نوفل۔ زید بن عمرو بن نفیل، عبیداللہ بن جحش اور عثمان بن حویرث تھے۔ ان لوگوں کا مشترکہ بت تھا جس کے پاس یہ جمع ہوتے تھے۔ ایک رات جب یہ اس بت کے پاس گئے تو دیکھا۔ کہ وہ منہ کے بل اوندھا پڑا ہے۔ انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور بت کو سیدھا کر کے اس کے مقام پر درست کر دیا۔ کچھ دیر گزری کہ وہ بت پھر منہ کے بل گر گیا۔ انہوں نے دوبارہ سیدھا کیا۔ تیسری مرتبہ پھر اسی طرح گر پڑا۔ اب عثمان نے کہا کوئی خاص بات معلوم ہوتی ہے۔ یہ وہی رات تھی جس میں حضور علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی (الخصائص الکبریٰ اردو ص ۱۳۳ جلد اول)

حدیث نمبر ۸ ۔ ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ناف بریدہ اور مختون پیدا ہوئے۔ حاکم نے المستدرک میں کہا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مختون پیدا ہونا احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ کیونکہ بارہ انبیاء کرام مختون پیدا ہوئے۔ حضرت شیث ؑ، حضرت ادریس ؑ۔ حضرت نوح ؑ۔ حضرت

سام ۔ حضرت لوط ۔ حضرت یوسف ۔ حضرت موسیٰ ۔ حضرت سلیمان ۔ حضرت شعیب ۔ حضرت یحیٰ ۔ حضرت صالح علیہم السلام ہیں ۔ (الخصائص الکبریٰ اردو ص ۱۳۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۹ ۔ ابن عساکر نے اپنی کتاب تاریخ حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو آپ کی نبوت کی نشانیوں نے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی ہے میں نے دیکھا کہ آپ گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور جس طرف اشارہ فرماتے ۔ چاند جھک جاتا تھا حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔ میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا ۔ اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا تھا ۔ اور اس کے عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتے وقت میں اس کی تسبیح کرنے کی آواز سنا کرتا ہوں (الخصائص الکبریٰ ص ۱۳۷ ج ۱)

حدیث نمبر ۱۰ ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ۔ آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے ۔ یہ حال کیونکر معلوم ہوا فرمایا لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا اور میں سنتا تھا ۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا ۔ اور فرشتے عرش کے نیچے پروردگار کی تسبیح کرتے تھے اور میں ان کی تسبیح سنتا تھا حالانکہ شکم مادر میں تھا ۔ (فتاویٰ عبدالحی ص ۳۳)

سوال ۔ ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اجتماع کرنا خیر القرون سے ثابت نہیں لہٰذا یہ امر محدث ہے **جواب** ۔ دیوبندی وہابی امر محدث کے معنی سمجھنے سے قاصر ہیں یہ محدثین اہل سنت کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں ۔ ابن حجر مکی فتح المبین شرح اربعین میں لکھتے ہیں ۔ المراد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ ما ینافیہ او لا یشہد لہ قواعد الشرع وادلتہ العامۃ یعنی من احدث سے وہ چیزیں مراد ہیں جو شرع کے منافی ہوں یا قواعد شرع اور اس کی دلیلیں ان کی شہادت نہ دیں ۔ اسی چیز کو ملا علی قاری نے شرح اربعین میں اور ابن

مالکی نے شرح مصابیح میں اور بیضاوی نے بیان کیا۔ مذکورہ تفصیل کے بعد یہ بات معلوم ہو گئی کہ جس امر کا ثبوت ازمنہ ثلاثہ میں یا اس کی تائید ادلہ اربعہ میں کسی ایک دلیل سے ہو تو وہ بدعت ضلالہ نہ ہوگا۔ لہٰذا امر ہر وہ امر محدث جس کا خصوصی وجود ازمنہ ثلاثہ میں نہ ہو مگر اس کی سند ادلہ اربعہ میں سے کسی ایک دلیل سے پائی جائے تو وہ بھی مستحسن ہوگا۔ جیسا کہ مدارس کا وجود زمانہ نبوی میں نہ تھا۔ مگر تمام علماء اس کو مستحسن سمجھتے ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ایک قاعدہ شرعیہ مسلمہ ہے کل فرد من افراد نشر العلم فهو مندوب یعنی اشاعتِ علم کا ہر طریقہ مندوب ہے۔ اور قاعدے کے لحاظ سے ذکر میلاد مندوب ہوگا۔ کیونکہ ذکر میلاد امر محدث نہیں۔ کیونکہ ذکر میلاد کا وجود زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں بھی تھا۔ منکرین ذکر میلاد کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ امیر تاج فاکہانی مالکی نے انکار کیا ہے۔ اس کا جواب پڑھیئے۔ ماحصل کلام اور خلاصہ کلام مقام یہ ہے کہ ذکر مولا فی نفسہٖ مندوب ہے۔ خواہ خیر الامنہ میں وجود کی بنا پر ہو یا سند شرعی کے تحت اندراج کی وجہ سے۔ اور کسی نے اس کے مندوب ہونے سے انکار نہیں کیا سوائے فاکہانی کے مگر اس میں علماء مستنبطین کے مقابلہ کی طاقت جنہوں نے ذکر میلاد کے مندوب ہونے کا فتویٰ دیا ہے لہٰذا اس کا قول قابل اعتبار نہیں۔ آخر میں محدثین اہل سنت کا فتویٰ درج کیا جاتا ہے عبارت یوں ہے۔ اور اسی لئے فقہاء و متبحرین اور اہل افتاء مستنبطین۔ جیسے ابو شامہ، حافظ ابن حجر، علامہ سیوطی اور شامی وغیرہ نے ذکر میلاد کے مندوب ہونے کا حکم دیا ہے۔ فتاوی عبدالحی اردو ص ۷۵ تا ص ۷۶ وما علینا الا البلاغ المبین

نوٹ: [illegible] نقل کردہ حوالہجات غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ ایک ہزار روپیہ /-۱۰۰۰ انعام دیا جائے گا (اللھم لا تجعلنا من زمرۃ الفاسقین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الحسینؑ علیٰ ادبارِ المنافقین

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد لشان
ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۲ کاموکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ - کاموکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الصالحین

علیٰ

ادبارِ المنافقین

از قلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد نشان
ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۲ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ ۔ کامونکی

دیوبند کا مختصر تعارف

ابن عبدالوہاب کا روحانی فرزند اسماعیل بن عبدالغنی دہلی میں پیدا ہوا۔ جس نے تقویۃ الایمان لکھ کر اپنے روحانی باپ عبدالوہاب نجدی کا خلف الرشید ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ اس کے بعد ۱۲۸۳ء میں ہندوستان کے قصبہ دیوبند میں مدرسہ وہابیت قائم ہوا۔ اگر لفظ دیوبند کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو پتہ چل جائے گا۔ کہ دیوبندی کہلانے والوں کو انبیاء و اولیاء کا دشمن ہونا چاہیے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے دیوبند کا لفظ قارون کے لئے استعمال کیا گیا۔ دیوبند قارون کا لقب تھا۔ پھر ایران کے قدیم بادشاہ جمشید کا لقب ہوا۔ پھر ہندوستان کے قصبہ کا نام ہوا۔

فیروز اللغات فارسی ص ۴۸۶ جلد اول مطبوعہ پاکستان

اصلی دیوبند یعنی قارون کو کون نہیں جانتا۔ بے شک وہ نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ وہ آپ کی دعا سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ معلوم ہوا نجدی اور دیوبندی فطرتاً حق اور اہل حق کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے گستاخ فرقہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ثم آمین

ملنے کے پتے: مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ‎ دیجاہ طٰہٰ یٰسین ‎ نیاز گین

مکتبہ چشتیہ رضویہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

ضیاء بک ڈپو قلعہ دیدار سنگھ

سردار احمد ‎ ۲۳ ۳/۸۶

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد۔ ۱۸ ۳/۸۶ بروز منگل تقریباً دس بجے دن ناچیز کو ایک رسالہ بنام سبدۃ المسلمین فی رد المشرکین موصول ہوا۔ پڑھ کر معلوم ہوا۔ کہ میری تصنیف عقیدۃ الصالحین فی نور سید المرسلین کا جواب پوری دیوبندیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر لکھا۔ لیکن جواب نہ بن سکا۔ تو اِدھر اُدھر کی فضول باتیں ہانک کر چالیس ۴۰ صفحات سیاہ کر مارے۔ اور جواب لکھنے میں مولوی عبداللہ خارجی اور رحمت اللہ اُستاد الجاہلین یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ جواب لکھنے میں خباثت باطنی اور یہودیت کا پُورا پُورا ثبوت دیا۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ: ہم اختصار کے ساتھ طائفہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ کے بے بنیاد قائم کردہ سوالات کا جواب دیں گے۔ جوبات خلاف موضوع ہوگی۔ اس کا ہم جواب نہیں لکھیں گے کیونکہ فرقہ وہابیہ کا یہ طریق کار ہے۔ بات تو نورانیت و بشریت کی ہو۔

خواہ مخواہ اس میں مسئلہ علم غیب وغیرہ کے دلائل نقل کر کے اصل بات کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا موقف صرف حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور اور بے مثل بشر بے سایہ ثابت کرنا ہے۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف اہل علم حضرات کو متوجہ کرتے ہیں۔

وہابی ملّاں کی جہالت لکھتا ہے۔ کہ جو بات کی جائے۔ وہ قرآن و حدیث کے ترازو میں تولی جائے گی۔ ورنہ اس کے سوا قاطع نزاع نہیں ہوگی۔

(عقیدۃ الجاہلین ص ۳)

الجواب بعون الوہاب۔ اس اجہل خارجی ملّاں کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ ادلہ

چیلنج کرتے ہیں۔ کہ پوری طائفہ وہابیہ دیوبندیہ لایہتدی کا جملہ تفسیر خازن سے دکھادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ حافظ ابن کثیر کی عبارت میں ہ کی ضمیر ہمارے اصل مسودہ میں ہے۔ چھپوائی میں رہ گئی ہے۔

تفسیر مدارک کی عبارت میں خیانت

او النور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانہ یہتدی بہ کما سمّٰی سراجًا۔ یا نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی۔ خارجی ملاں نے کما سمّٰی سراجًا کا ترجمہ نہیں کیا۔ کر دیتا تو ڈھول کا پول کھل جاتا۔ اور خیانت باطنی کا کیسے پتہ چلتا۔ صاحب مدارک نے تو صاف بتادیا۔ کہ نور سے مراد نبی پاک کی ذات ہے۔ جیسے سورج کی ذات نور ہے۔

ایسے ہی نبی پاک کی ذات نور ہے

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ کہ سورج کی ذات نور ہے یا کہ صفت، مدارک کی نقل کردہ عبارت طائفہ وہابیہ کو مفید ثابت نہیں ہوئی۔

حضور علیہ السلام کی ذات نور ہونے پر چند حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ نبی پاک ؐ کو نور ماننا اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

از اں جملہ اسم النور است و ایں اسم ذاتی است (مدارج النبوۃ فارسی ص ۳۵۲ ج ۲)

شیخ صاحب نے فرمایا کہ نور، اسم ذاتی ہے۔

علامہ محمد مہدی فاسی المتوفی ۱۰۸۰ھ کا عقیدہ بے شک حضور علیہ کی ذات نور ہے (مطالع المسرات ص ۱۰۶)

وہابی ملاں کے مسلم بزرگ رشید احمد کا عقیدہ۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پاک کو ایسا پاکیزہ کیا۔ کہ خالص نور ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرما دیا (امداد السلوک ص ۱۵۶ سطر ۱۳)

خط کشیدہ عبارت وہابی ملاں کے بزرگ کی ہے۔ نہ کہ ہماری: اس سے تین مسئلے ثابت ہوئے۔ کہ رشید احمد گنگوہی نے حضور علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کی اولاد مانا، حضور علیہ السلام کو خالص نور مانا، اللہ تعالیٰ کا نور مانا۔ اگر نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نور ماننا اور ذات کو نور ماننا کفر ہے۔ تو سب سے پہلے رشید احمد گنگوہی کافر ٹھہرے۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۷ کی عبارت وہابی لکھتا ہے کہ غیر معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ ہم نے تیئیس ۲۳ قرآن پاک کی معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ جواب نہ بن سکا۔ تو غیر معتبر لکھ دیا۔ ہم اس خارجی سے پوچھتے ہیں۔ کہ ان تفاسیروں کو کس مسلّم شخصیت نے غیر معتبر لکھا ہے۔ حوالہ پیش کریں۔ جتنے حوالے پیش کریں گے اتنے صد روپے انعام حاصل کریں۔

حدیث:۔ اوّل ما خلق اللّٰہ نوری یا نوری من نور اللّٰہ والی حدیث کو محدثین اہل سنت والجماعت نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اس بیچارے کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ جس حدیث کو محدث بلا سند نقل کر دے وہ بھی قابل قبول

ہے۔ محدث کا نقل کر دینا ہی اس کی سند ہے۔

اسی حدیث کے متعلق حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا فیصلہ پڑھیں

پہلی فصل **نورِ محمدی کے بیان** میں پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی سند

کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے

عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے۔ کہ سب اشیاء

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ

نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی

اس کا مادہ تھا۔ بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا (الی آخرہ)

اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقتاً ثابت ہوا

نشر الطیب ص ۶، امداد السلوک رشید احمد گنگوہی کی ص ۱۵۷، سیرت النبی

شبلی نعمانی و سلیمان ندوی ص ۷۵۸ ج ۳، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۶۷ ج ۱

انتباہ فی سلاسل اولیا شاہ ولی اللہ دہلوی کی ص ۹۲ مترجم، الشہاب الثاقب

حسین احمد مدنی ص ۴۷ مختصر مواہب اللدنیہ عربی علامہ یوسف نبہانی ص ۱۳،

سیرت محمدیہ مترجم ص ۸۴۵ احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی ج ۲، حجۃ اللہ

علی العالمین ص ۲۸، ایرینز اردو ص ۶۷۳، مکتوبات مجدد ص ۱۵۳ ج ۹،

میلاد النبوی محدث ابن جوزی کی ص ۱۲۴، النعمۃ الکبریٰ ص ۳، ابن حجر مکی

مدارج النبوۃ فارسی ص ۲ ج ۲، دلائل الخیرات ص ۲۷ حاشیہ ۲، نشر الطیب ص ۲۱۶

عبداللہ دیوبندی بکھروی، بارگاہ رسالت و بزرگان دیوبند ص ۳۵،

مولوی عبدالستار وہابی غیر مقلد قصص المحسنین ص ۱۴، شاہ رفیع الدین دیوبندی

کا عقیدہ دمغ الباطل فارسی مطبوعہ گوجرانوالہ ص ۲۳۹، فیوض الرحمٰن ص ۲۹۶

مندرجہ بالا کتابوں میں حدیث کا صحیح ہونا نقل ہے۔ اگر نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلّم کو اوّل نور اور اللہ کے نور سے ماننا کفر ہے۔ تو وہابی مولوی کے مسلّم بزرگ بھی کافر ہوئے۔

ہماری نقل کردہ عبارات عقیدۃ الصّالحین صہ ۹ جو کہ اسمٰعیل دہلوی کی ہے جواب نہیں دیا صہ ۱۰ کی عبارت ادریس کاندھلوی دیوبندی جو کہ تبلیغی جماعت کا گرو ہے۔ اس کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صہ ۱۱ علامہ محمد مہدی ناسی علیہ الرحمۃ اور انور شاہ دیوبندی کی عبارت کا جواب ندارد صہ ۱۲ کی عبارت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ کی ہے جواب نہیں دیا صہ ۱۳ اسیرت حلبیہ روح البیان کی عبارت کا جواب ندارد صہ ۱۴ نسیم الریاض کی عبارت کا جواب ندارد، شاہ ولی اللہ کی عبارت کا جواب ندارد۔ مکتوبات مجدّد کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صہ ۱۵ عبد اللہ کھروی دیوبندی حسین احمد مدنی دیوبندی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ملّاں علی قاری کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ترمذی شریف کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مسئلہ بشریّت مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہابی کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ محل نزاع تو مثلیت ہے نہ کہ بشریّت، اہل سنت والجماعت کی کسی مسلّم شخصیّت نے حضور علیہ السلام کی بشریّت کا انکار نہیں کیا اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ نزاع تو ہمارا اور تمہارا مثلیت میں ہے۔ ہمارا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام بے مثل ہیں۔ ہماری مثل نہیں جو شخص حضور علیہ السلام کو بے مثل بشر نہ مانے وہ بے ادب گستاخ ہے۔ لہٰذا اُمّت وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلّم ہمارے جیسے ہی ایک انسان ہیں۔ ان کے والدین تھے۔ انہوں نے نکاح کئے۔ ان کی اولاد ہوئی۔ وہ کھاتے پیتے تھے۔ سوتے جاگتے تھے۔ لہذا ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ لیکن حضور صلّی اللہ علیہ السّلام کی تمام اُمّت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم بے مثل نوری انسان تھے۔ انہوں نے جو کچھ کیا۔ اُمّت کی تعلیم کے لئے کیا۔ ہماری انسانیّت کو آپ کی انسانیت سے کوئی نسبت نہیں۔

حضورؐ علیہ السّلام کے بے مثل ہونے کے دلائل

۱۔ ابو اسحاق کہتے ہیں۔ ہمدان قبیلے کی عورت نے کہا۔ کہ میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے کہا کہ نبی علیہ السلام کی کچھ تعریف بیان کر۔ عورت نے کہا گویا کہ آپ چودھویں رات کے چاند ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبریٰ ص۲ ج۱)

۲۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا (الخصائص الکبریٰ ص۳ ج۱)

۴۔ عائذ بن ابد حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبریٰ ص۷ ج۱)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور جب کبھی آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے۔ اور آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب ہوتی۔ اور جب بھی کبھی آپ کسی چراغ

کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب ہوتی

۶۔ علامہ مناوی شرح الجامع الصغیر (کتاب الوفا ص۴۰۷ ج۱)
میں فرماتے ہیں۔ انہ کان یبصر من خلفہ لانہ کان یری من کل جھۃ
من حیث کان نوراً کلہ ولھذا کان لا ظل لہ (فیض القدیر ص۱۷۳ ج۱ مطبوعہ مصر)
ترجمہ۔ نبی پاک علیہ السلام اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ اس لئے کہ ہر طرف یکساں
دیکھتے تھے۔ کیونکہ آپ سراپا نور ہیں۔ اسی لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔

ہمارے نبی پاک علیہ السلام کے بے مثل نوری انسان بے سایہ ہونے کا عقیدہ
مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے
کتاب الشفاء ص۲۴۳ ج۱، نسیم الریاض شرح شفاء ص۲۸۲ ج۳ شرح
شفا للقاری ص۷۵۳ ج۱ نسیم الریاض ص۴۸۱ ج۳، الخصائص الکبریٰ ص۶۸ ج۱
زرقانی شرح مواہب ص۲۲ ج۴، سیرۃ حلبیہ ص۳۸۱ ج۳، مدارج النبوۃ
ذو ص۴۳ ج۱، مجمع البحار ص۴۰۲ ج۳، کشف الغمۃ للشعرانی ص۵۱ ج۲
مۃ الکبریٰ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ ص۱۶، لغات الحدیث مؤلف وحید الزمان
غیر مقلد کتاب نون ص۱۵۶ ج۶ کالم نمبر ۱ سطر ۴ تا ۷، امداد السلوک مصنف
رشید احمد گنگوہی دیوبندی ص۱۵۶

چیلنج
اگر کوئی دیوبندی وہابی یہ ثابت کر دے۔ کہ صحابہ کرام رض کا برین
امت نے نبی علیہ السلام کو اپنی مثل بشر کہا فی حوالہ ایک ۱۰۰۰
روپے انعام حاصل کرے۔ باقی رہا انبیاء کرام کا اپنے آپ کو مثل لوگوں
بشر کہتے رہے ہیں۔ سو یہ از روئے تواضع کے تھا۔ نہ کہ از روئے حقیقت

نور مجدد پاک شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ پڑھیے
جاننا چاہیے کہ نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش دیگر تمام

انسانوں کی پیدائش کی طرح نہیں۔ بلکہ جہان کے کسی فرد کو آپ سے مناسبت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالٰے کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں (مکتوبات مجدد فارسی دفتر سوم حصہ دوم ص ۵۱۵ مطبوعہ ترکی)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بے مثل بے سایہ نوری انسان اور اللہ کے نور سے نور ماننا عین اسلام ہے۔

مسئلہ عبدیّت

تبارک الذی نزل الفرقان علٰی عبدہٖ (القرآن) بابرکت ہے وہ ذات جس نے قرآن اتارا اوپر اپنے بندے خاص کے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالٰے نے نوری فرشتوں کو بھی عبد کہا ہے (بل عباد مکرمون) (سورۃ الانبیاء پ ۱۷)

لفظ عبد کا اطلاق فرشتوں پر آجائے۔ تو اُن کی نورانیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی ذات پر عبد کا اطلاق آنے سے آپ کی بھی نورانیت میں فرق نہ آئے گا۔

لفظ رجل

وہابی لکھتا ہے۔ اکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل منھم (عقیدۃ الجاہلین ص ۱۴) لوگوں کو تعجب کیوں کہ ہم نے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی جو انہیں میں سے ایک ہے۔

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ اگر سیدنا جبرائیل علیہ السلام پر لفظ "رجل" کا اطلاق آجائے۔ تو وہابی جبرائیل علیہ السلام کو بھی اپنی مثل کہیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام نوری ہیں یا خاکی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اذا طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یُریٰ علیہ اثر السفر (مشکوٰۃ شریف عربی حدیث نمبر ۲)

اچانک ہم میں ایک آدمی آیا سخت سفید کپڑوں والا سخت سیاہ بالوں والا۔ اس پر سفر کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا۔

کیوں جناب وہابی صاحب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نوری پر رجل کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا جبرائیل علیہ السلام کے نوری ہونے میں فرق پڑا۔ عقل ہوتی تو دیوبندی نہ بنتے۔

وہابی خارجی کے مسلم بزرگ مولوی قاسم نانوتوی

نور لباس بشریت میں

بانی دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت ۔۔۔ نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

تبلیغی نصاب فصل پنجم فضائل درود شریف ص ۱۲ سطر ۲ قصائد قاسمی

مولوی قاسم نانوتوی نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام پر محض بشریت کا حجاب تھا۔ حقیقۃً نور تھے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کی ذات اقدس کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اشرف علی تھانوی کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی ذات نور ہے شعر ملاحظہ فرمائیں

نبی خود نور اور قرآن ملا نور ۔۔۔ نہ ہوں کیوں مل کر پھر نورٌ علیٰ نور

اشرف المواعظ ص ۳ ج ۴

حدیث اول ما خلق اللہ نوری کے متعلق رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ پڑھیں اور دیوبندی ملاں اپنے بزرگ کا ماتم کریں۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ اس کی کچھ اصل ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۷۳)

اب تو وہابی ملاں کو اوں آں کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی کیا پدی کیا پدی کا شوربا

حضور علیہ السلام احتلام سے محفوظ تھے

بہ سند مجاہد ابن عباس سے

روایت کی ہے۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔ چونکہ احتلام شیطان کے وسوسے ہوتا ہے۔ نبی پاک سراپا نور ہیں (خصائص الکبریٰ اردو ج ۱ ص ۱۰۳)

ابن سبع نے حضور علیہ السلام کی خصوصیات کے بیان میں کہا۔ کہ آپ کا سایہ دھوپ اور چاندنی دونوں میں اس وجہ سے نہ ہوتا۔ کہ آپ سرتاپا نور تھے بعض علماء نے کہا اس کی شاہد یہ حدیث ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے واجعلنی نوراً۔ اے اللہ مجھ کو سراپا نور بنا دے۔

حضور علیہ السلام کا سایہ نہیں تھا

عن ابن عباس قال: لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل (کتاب الوفا عربی ص ۴۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ وایضاً مدارج النبوۃ اردو ص ۴۳، الخصائص الکبریٰ عربی ص ۶۸ ج ۱، اردو ص ۱۶۹ ج ۱ سیرۃ حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۲، نسیم الریاض برحاشیہ علی القاری ص ۴۸۱، ص ۴۸۲ ج ۳، مکتوبات مجدد دفتر دوم ص ۵۱۵ مطبوعہ ترکی، تاریخ الخمیس ص ۲۱۹ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۹ ج ۳ ص ۶۸۶، شفا شریف ص ۲۴۳ ج ۱ تفسیر عزیزی فارسی ص ۲۱۹ پ ۳۰، الشمامۃ العنبریہ نواب صدیق الحسن غیر مقلد کی ص ۵۱

مندرجہ بالا کتب میں حضور علیہ السلام کے سایہ نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ مولوی رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ پڑھ کر داد دیجئے۔ عبارت یوں ہے۔

متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے اور یہ واضح ہے۔ کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ ہے۔ کہ سایہ نہ ہونے والی متواتر حدیث ہے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کا جسم پاک نور ہے اور اللہ کے نور سے ہیں

(امداد السلوک ص ۱۵۶ - ۱۶۷)

وہابی ملاں خط کشیدہ عبارت غور سے پڑھیں۔ جو کہ دیوبندیوں کے مسلّم بزرگ کی عبارت ہے اور خود فیصلہ کریں۔ کہ اگر نبی پاک علیہ السلام کو مجسّم نور ماننا اور بے سایہ ماننا، اور اللہ کے نور سے نور ماننا کفر ہے تو رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات کے قطب خود ان ہی کے فتوے سے کافر ٹھہرے۔

لو آپ اپنے ہی دام میں صیاد آگیا

عقیدۃ الجاہلین ص۲۹ پر مستدرک کی حدیث نقل کر کے وہابی خارجی نے دجل سے کام لیا۔ اور پوری پوری یہودیت دکھائی۔ اور عبارت یہ ہے (حتی رایت ظلی وظلکم فیہما مستدرک ص۴۵۶ ج ۴) ترجمہ یہاں تک کہ میں نے اپنا عکس اور تمہارا اس میں دیکھا۔ وہابی خارجی عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا عجب یہ دیکھا نہیں کہ نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زمین پر موجود ہوں اور سایہ جنت میں ہو اس حدیث میں فیہما کا جملہ ہی یہ بتا رہا ہے۔ کہ زمین پر کھڑے ہو کر جنت میں اپنا اور صحابہ کا عکس دیکھا۔ وہابی کا قائم کردہ اعتراض بیہودہ ثابت ہوا۔

دوسری عبارت ص۳۰ عقیدۃ الجاہلین۔ قالت فبینما انا یوماً بنصف النہار اذا انا بظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلاً (طبقات ابن سعد ص۱۲۶ ج ۸) وہابی خارجی نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ حالانکہ ترجمہ یوں بنتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ایک دن نصف نہار میں تھیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں اس وقت آپ کے زیر سایہ تھی۔ خارجی وہابی نے زیر سایہ عبارت کو بدل کر میں نے سایہ دیکھا کر دیا۔ ہم طائفہ وہابیہ کو چیلنج کرتے ہیں۔ اس حدیث میں رأیت کا لفظ دکھاویں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں" ولن تفعلوا" لیجئے لفظ ظل کا ثبوت ہم حدیث پاک سے بیان کرتے ہیں۔ عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل (مشکوٰۃ شریف عربی ص۶۸)

ترجمہ۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھیگا۔ اس دن نہیں سایہ ہوگا مگر اس کا امام عادل کہ نقل کردہ عبارت کا جواب ہم نے حدیث پاک سے دیدیا۔ اب ہم وہابی خارجی سے پوچھتے ہیں۔ کہ لفظ ظل کا اطلاق تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی ہے۔ کیا خدا کا سایہ بھی مانو گے۔ عقل ہوتی خارجی نہ بنتے۔ وہابی کا اعتراض حدیث پاک سے رفع ہوگیا۔

عقیدۃ الجاہلین ص۳۱ پھر وہابی لکھتا ہے کہ رضا خانیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انبیاءؑ علیہم السلام عبد اور بشر نہیں ہوتے بلکہ خدا کے جزء ہوتے ہیں۔ ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت وعبدیت کا کسی بھی اہل سنت نے انکار نہیں کیا۔ یہ خارجی ملاں کا ہم پر بہتان ہے اور جھوٹ ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ باقی ہم خارجی ملاں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کی کسی معتبر کتاب سے یہ لکھا دکھا دیں۔ کہ انبیاء کرام خدا تعالیٰ کا جزء ہیں۔ فی حوالہ ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کرے۔

عقیدۃ الجاہلین ص۳۵ وہابی لکھتا ہے کہ مشرکوں کا عقیدہ نورٌ من نور اللہ ہے ہم خارجی ملاں کے گھر سے ہی جواب نقل کرتے ہیں۔ ۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ نورٌ من نورہ اللہ ہے۔ نشر الطیب ص۶ فصل نور محمدی کے بیان میں۔ ۲۔ رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ نورٌ من نورہ اللہ امداد السلوک ص۱۵۷، ۳۔ حضور مجدد پاک کا عقیدہ نورٌ من نورہ اللہ مکتوب ۱۲۲ ص۱۵۳ ج۹ خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری۔ ۴۔ محدث احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ مترجم مواہب اللدنیہ ص۳۵-۸۴ ج۱

۵۔ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ نعمۃ الکبریٰ ص۳

نقل کردہ حوالہ جات میں وہابیہ کے دو بزرگ بھی شامل ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے نور ہیں۔ وہابی خارجی کے فتوے سے یہ دونوں دیوبندی مشرک بے ایمان ٹھہرے۔ اور باقی محدثین اہل سنت پر کیا فتویٰ لگاؤ گے

ہم کو تو چھیڑتے ہو گھر کی خبر نہیں
تجھ سا عقل مند کوئی بشر نہیں

وما علینا الا البلاغ المبین

یا ابا بکر لم یعرفنی حقیقۃً غیرُ ربی (حدیث نبوی)

تم ذاتِ خدا سے نہ جُدا ہو نہ خُدا ہو اللہ ہی کو معلوم ہے کیا جانیئے کیا ہو

آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود (مدارج)

عقیدۃُ الصّالحین

فی

نورِ سیّد المرسلین

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمّد نشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۲ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کامونکی

ناصر خلیل احمد

الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا مغز ہے

امام الانبیاء کی دعائیں

سکول، کالج، دینی مدارس کے طلبا وطالبات
اور ہر مرد اور عورت کے لیے تحفہ

مرتبہ

حافظ محمد اشرف مجددی

ناشر

طلبہ مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ
نور آباد۔ فتح گڑھ۔ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزمرہ کی دعائیں

اذان کے بعد کی دعاء: اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

ترجمہ: اے اللہ اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا ایک درجہ ہے) اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تو وعدہ خلاف نہیں فرماتا۔

(حصنِ حصین ص ۱۷۸)

فجر کی نماز کیلئے جاتے وقت کی دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلُ عَلَیَّ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں بھٹک جاؤں یا بھٹکایا جاؤں یا لغزش کھاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مظلوم بنوں یا جہالت برتوں یا میرے ساتھ جہالت برتی جائے۔ (حصنِ حصین ص ۱۶۶)

مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر، اے اللہ میرے لیے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے (حصنِ حصین ص ۱۶۸)

مسجد سے باہر نکلتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول ﷺ پر اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

(حصنِ حصین ص ۱۶۹)

گھر سے باہر نکلتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط

ترجمہ: میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا طاقت وقوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

(حصنِ حصین ص ۱۶۵)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعاء: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ط ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری طلب کرتا ہوں اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کا نام لے کر ہم نکلے اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے بھروسہ کی۔ (حصنِ حصین ص ۱۲۵)

ملاقات کے وقت کی دعاء: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط ترجمہ: تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکت ہو۔

کھانا شروع کرتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ ط

ترجمہ: میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ کی برکت پر کھانا شروع کیا۔

(حصنِ حصین ص ۲۳۰)

اگر دعاء کھانے کے شروع میں یاد نہ رہے تو درمیان میں یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ط ترجمہ: میں نے اس کے اول واخر میں اللہ کا

نام لیا۔ (حصن حصین ص ۲۳۱)

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاء : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔ (حصن حصین ص ۲۳۳)

دودھ پینے کے بعد کی دعاء : اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ط

ترجمہ : اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ عطا فرما۔

(حصن حصین ص ۲۳۳)

سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اسکی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔

(حصن حصین ص ۲۵۸)

نیا چاند دیکھتے وقت کی دعاء: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ ط ترجمہ : اے اللہ اس کو ہمارے اوپر مبارک ہونے کی حالت میں اور ایمان کے ساتھ نکلا ہوا رکھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں نکلا ہوا رکھ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(حصن حصین ص ۳۲۸)

روزہ کھولنے کی نیت : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ط ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق

سے افطار کیا۔ (مشکوٰۃ)

قرض کی ادائیگی اور رزق کی فراخی کے لیے دعاء: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِى بِحَلاَ لِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِى بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ط

ترجمہ: اے اللہ حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعہ تو میری کفایت فرما اور اپنے فضل کے ذریعہ تو مجھے اپنے غیر سے بے نیاز فرما۔

(حصن حصین ص ۳۳۹)

چھینک کے بعد کی دعاء: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ط ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

چھینک سننے والا یہ کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ط ترجمہ: اللہ تجھ پر رحم کرے

پھر چھینکنے والا یہ کہے: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ ط

ترجمہ: اللہ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے حال کی اصلاح فرما دے۔

(حصن حصین ص ۳۳٤)

ننانوے بیماریوں سے شفا کی دعاء: لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ ط

ترجمہ: گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔

(حصن حصین ۳۰۲)

ذکر و شکر اور اچھی عبادت کے لیے دعاء: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ط

ترجمہ: اے اللہ میری مدد فرمائیں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

(حصن حصین ص۲۱۸)

نیا لباس پہنتے وقت کی دعاء: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلاَ قُوَّةٍ ط

ترجمہ : سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھے پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے ۔ (حصنِ حصین ص ۲۳۷)

دل پڑھائی سے اچاٹ ہو جائے تو یہ دعاء پڑھے : اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِی مَایَنْفَعُنِیْ وَارْزُقْنِی عِلْمًا تَنْفَعُنِی بِہٖ ط

تَرجمہ : اے اللہ جو علم آپ نے مجھے دیا ہے اس سے مجھے نفع دیجیے اور مجھے علم نافع سکھایئے اور مجھے وہ علم عطا فرمایئے جس کے ذریعہ آپ مجھے نفع دیں۔

(حصنِ حصین ٤٦٧)

ایمان پر ثابت قدم رہنے کی دعاء: اَللّٰھُمَّ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلَی دِیْنِكَ ط ترجمہ: اے اللہ دلوں کے پلٹنے والے میرا دل اپنے دین پر جمائے رکھیے۔ (حصنِ حصین ص ٤٦٦)

میزان میں سب سے وزنی کلمات : سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ : ہم اللہ تعالی کی پاکی بیان کرتے ہیں جو عظیم ہے اور اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اللہ پاک جو عظمت والا ہے ۔ (حصنِ حصین ص ٤٠١)

مجلس کے اختتام پر یہ دعاء پڑھے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ط

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۔ (حصنِ حصین ص ٣٤٤)

دوزخ۔ قبر اور دجال وغیرہ کے فتنے سے پناہ طلب کرنے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ بیشک میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ (حصن حصین ص ۲۱۰)

دنیا اور آخرت کی سب بھلائیوں کے لیے دعاء رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (البقرہ آیت ۲۰۰)

زیارتِ قبور کے وقت کی دعاء: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ ط

ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبر والو اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ (حصن حصین ص ۲۸۸)

قبر میں دفن کرتے وقت کی دعاء: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر رکھتا ہوں۔ (حصن حصین ص ۳۸۵)

سورج نکلتے وقت کی دعاء: (۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا ط ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے آج کے دن ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ فرمایا۔

(۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَنَا هٰذَا الْيَوْمَ وَاَقَالَنَا فِيْهِ عَثَرَاتِنَا

دن ہمیں عطا فرمایا اور ہماری لغزشیں معاف فرمائیں اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا۔ (حصن حصین ص ۱۱۷)

فرض نماز کے بعد کی دعاء: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط

ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں: اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے تو برکت والا ہے اے جلال اور بزرگی والے۔ (مشکوۃ)

اية الكرسى: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط

ترجمہ: اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں کسی کی سفارش کرے جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ اس کے بعد (ہونے والا) ہے وہ سب جانتا ہے اور لوگ معلومات میں کسی چیز پر احاطہ نہیں کرسکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور انکی حفاظت اس کو تھکاتی نہیں اور وہ عالی شان عظمت والا ہے۔ (سورۃ البقرہ ایت ۲۵۴)

